قلم برداشتہ

سید عطاء المحسن بخاری

اسلام کا قلعہ

پاکستان کے باسی مسلمان کہلاتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ فخر کرنا بھی چاہیئے کہ مسلمان کہلانا، مسلمان ہونا، مسلمان بننا اور مسلمان رہنا یقیناً فخر کی بات ہے۔ لیکن مسلمان رہنا بڑی غور طلب اور فکر انگیز بات ہے بلکہ فکر افروز بات ہے...... اور پاکستانیوں کی ترجیحات دیکھ کر مسلمان رہنے کی حقیقت ملگجی سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً آج کل پاکستانی قوم کرکٹ کے کھیل تماشے میں بتاشہ بن کے رہ گئی ہے۔ قوم کی قوم کرکٹ خولیے میں مبتلا ہے، طلباء تعلیم سے بیگانے ہیں، دفتری لوگ کار بے کاراں کے صیدِ زبوں، سیاسی نٹ کھٹ بھی کرکٹ کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر و نخچیر ہیں اور حیا لے تو تکبر، غرور، سرور اور بدمستی میں زرداری سنکے ہمراہ طبلے کی "خشک" تھاپ پہ "عابدانہ" "الن" بنے آنکھیں موند کر گائے جا رہے ہیں...... میں جس کو چاہوں شکار کر لوں...... اور، زرداری صاحب الاپ رہے ہیں...... جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے......، شکاریوں کے اس لہو ولعب پر بے اختیار قرآن کریم کے ستائیسویں پارے کی آیت دل و دماغ پر ابھر ابھر آئی۔ قارئینِ کرام بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(ترجمہ) "جان رکھو، دنیا کی زندگی تو اسی کھیل کود، تماشے، بناؤ سنگھار اور آپس میں مال و اولاد کی کثرت (وقوت) پر فخر و غرور (اور اس میں مسابقت) سے عبارت ہے۔ جیسے ایک بے دین کسان مینہ (کے برسنے) سے خوش ہو جاتا ہے کہ اس سے (زمین میں سے) سبزہ اگتا ہے، جو شاداب ہو کر لہکتا ہے۔ (لیکن) پھر یہی سبزہ مرجھاتا، پامال ہوتا اور روند دیا جاتا ہے۔ (پس) آخرت میں عذابِ شدید (بھی) ہے اور (توبہ کر لینے پر) مغفرت بھی ہے اور اللہ کی رضا (بھی)! اور دنیا کی زندگی کیا ہے؟ (محض) دھوکے کی جنس!"

اس دھوکے کی جنس کو دنیا کے بازار کساد میں چمکا، سجا کے لانے والے یہودی اور عیسائی کتنے کامیاب ہیں کہ زرداری، سلمان تاثیر اور نکئی بھی ان کے ہمراہ چمکانے اور عوام کو ہمکانے میں جت گئے۔ اور ان حلقی صفت بڑوں کے پاس جتنے بھی اشتری حیلے اور مختاری چالیں تھیں وہ سب داؤ پر لگا دیں۔ کسی نے پلاٹ، کسی نے پچاس لاکھ اور کسی نے کان میں کچھ کہا تو سننے والے نے گھاس اور دانہ چھوڑ دیا۔

گر گدھی کے کان میں کہہ دوں کہ ہوں تجھ پر فدا
ہے یقیں کامل کہ وہ بھی گھاس کھانا چھوڑ دے

سب سے تکلیف دہ پوزیشن تو حکومت کی ہے جس نے حسن بن صباح کی طرح اپنے حشیشیوں کے لئے قذافی سٹیڈیم کو جنت الحمقاء بنا دیا ہے۔ اگرچہ اس "لعبانہ" کا لسِ حشیش کے نشہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ حشیش تو افراد کو نگل جاتی ہے مگر اس کافرادا، کافر صفت "لعبانہ" نے پوری قوم کو ہڑپ کر لیا ہے۔ حکومت کی کافرانہ

گیم پالیسی نے اس دور کے سبز واریوں کی شعبدہ بازیوں کی جے جے و نتی کے ذریعہ سے قوم کا رخ اپنی کوتاہیوں اور سیاہ کاریوں سے ہٹا کر، گیم کی طرف موڑ دیا ہے۔

من قبلہ راست کردم برطرفِ بلّا بازے

جس ملک میں غربت، افلاس، قلاشی..... قلندر اور بندر کی طرح خوں خوں کرے اور اپنے خونیں پنجوں سے قومی جسم کو نوچے۔ جس ملک میں ڈاکو، قاتل اور انسان نما بھیڑئیے بے گناہوں کو لوٹیں، بھنبھوڑیں اور معصوم بچوں کو سفاکی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ جس ملک میں دو دو ٹن گدھے کی لید، دھنیے میں ملا کر کھلادی جائے، جس ملک کے حکمران اپنی عیاشیوں، فاشیوں، بدمعاشیوں پر قومی خزانہ گنوائیں، لٹائیں اور غبار کی طرح اڑائیں۔ جس ملک میں حقوق العباد سے مجرمانہ تغافل معمولات اور حقوق اللہ سے بے گانگی مباہات میں شامل ہوں۔ جس ملک میں حدود اللہ، فساق و فجار کی تنقید کی زد میں ہوں۔ جس ملک میں رسول اللہ ﷺ کی شخصی اور شرعی توہین ہو رہی ہو اور سنتیں پامال ہو رہی ہوں۔ جس ملک میں صرف مظلوم اسلام پر ہی تنقید کی تان توڑنے اور طعن توڑنے کا نام دانش وری ہو۔ کیا وہ ملک اسلام کا قلعہ ہے؟

اسلام کا قلعہ، تو یہ کبھی بھی نہیں رہا۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک کی حکمران پارٹیوں نے ہمارے سماجی ڈھانچے کو دینی قدروں، دینی رویوں اور دینی جذبوں کی بنیاد پر تیار نہیں کیا بلکہ ہمارا موجودہ سماجی و ثقافتی نظام ہندوازم اور یورپین کلچر کا ملغوبہ ہے اور ان دونوں کافرانہ نظاموں کی ادھوری اور جھوٹی نقل ہے۔ لیکن چونکہ اس بدنظمی اور بے ہنگم پنے کو مسلمانوں نے قبول فرما لیا ہے۔ اس لئے اس پر "میڈ ان پاکستان" کی مہر لگ گئی ہے لہذا یہ اسلام ہے۔ حالانکہ یہ نہ تو کفر ہے اور نہ اسلام ہے۔ یہ کیا ہے؟ پاکستانی اسلام! پاکستانی روشن خیالوں کی ثقافت کا نمونہ اور فخریہ پیشکش! یعنی دو کفریہ سماجی نظاموں کا ملغوبہ! یوں تو قومیں نہیں بنتیں، اور نہ دو قومی نظریے بنتے ہیں!..... لیکن اب دو قومی نظریے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ اب نیا زمانہ اور نئے صبح و شام پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اقلیتوں کو دُہرے ووٹ کا حق دیا جا رہا ہے۔ جداگانہ طریقِ انتخاب کے خاتمے اور مخلوط طریقِ انتخاب کی بحالی کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ آزادانہ، منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور غیر جداگانہ انتخابات کا حاصل..... زنانہ قیادت! وَنس اگین، وَنس مور.....!

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی، ان سے نجات پائے کیوں؟

☆ ☆